نماز میں عورت کے سر کے لٹکے ہوئے بالوں کا حکم

1

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز کے اندر سترِ عورت کے معاملے میں عورت کے سر سے نیچے لٹکتے ہوئے بال جدا عضو ہیں یا جو بال سر پر ہیں ان سمیت یہ ایک عضو ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سترِ عورت کے معاملے میں جو بال عورت کے سر پر ہوتے ہیں، وہ سر والے عضو میں شامل ہیں اور سر سے لٹکتے ہوئے بال یعنی جو کانوں سے نیچے ہیں، وہ جدا عضو ہیں، حتی کہ دورانِ نماز اگر سر کانوں تک ڈھکا ہوا ہے، لیکن لٹکنے والے ان بالوں کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اس حالت میں ایک مکمل رکن (جیسے رکوع یا سجدہ) ادا کر لیا یا تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تک کھلا رہا، یا بلا ضرورت خود کھولا، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر تکبیرِ تحریمہ اسی حالت میں کہی، تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

ہدایہ میں ہے: "والشعر والبطن والفخذ کذالک یعنی علی ھذا الاختلاف لان کل واحد عضو علی حدۃ، والمراد بہ النازل من الرأس ھو الصحیح" ترجمہ: بال، پیٹ اور ران بھی اسی طرح ہیں یعنی اسی اختلاف پر ہیں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ عضو ہے اور بالوں سے مراد جو سر سے لٹک رہے ہیں، یہ ہی صحیح ہے۔ **(ہدایہ، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج1، ص93، مطبوعہ لاہور)**

حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی میں ہے: "فقال الفقیہ ابو اللیث: ان انکشف ربع المسترسل فسدت صلاتھا کذا فی اکثر الفتاوی۔ فھو اذن عورۃ، وفی شرح الجامع الصغیر لفخر الاسلام: وقد جمع فی الاصل فی موضع بین الرأس والشعر۔ والمراد من الرأس ما علیہ من الشعر، فثبت ان الشعر الآخر عورۃ" ترجمہ: فقیہ ابو اللیث نے فرمایا: اگر لٹکنے والے بالوں کا ایک چوتھائی حصہ کھلا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اکثر فتاوی میں ہے، لہذا یہ ستر ہیں اور فخر الاسلام کی شرح جامع الصغیر میں ہے: کتاب الاصل میں

ایک مقام پر سر اور بالوں کو جمع کیا اور سر سے مراد وہ بال ہیں، جو سر پر ہیں، تو ثابت ہوا کہ دوسرے بال (جدا) عورت ہیں۔

(حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی، ستر العورۃ، ج1، ص589، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عنایہ میں ہے:" واما المسترسل وھو مانزل الی اسفل من الاذنین "ترجمہ: مسترسل بال وہ جو کانوں سے نیچے لٹک رہے ہوں۔

(عنایہ علی ھامش فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج1، ص268، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"بال یعنی سر سے نیچے جو لٹکتے ہوئے بال ہیں، وہ جدا عورت ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج6، ص40، رضا فاونڈیشن، لاھور)

اسی میں ہے:"جدا جدا اعضاء بیان کرنے میں یہ نفع ہے کہ ان میں ہر عضو کی چوتھائی پر احکام جاری ہیں، مثلاً:(۱) اگر ایک عضو کی چہارم کھل گئی، اگرچہ اس کے بلا قصد ہی کھلی ہو اور اس نے ایسی حالت میں رکوع یا سجود یا کوئی رکن کامل ادا کیا تو نماز بالاتفاق جاتی رہی۔(۲) اگر صورت مذکورہ میں پورا رکن تو ادا نہ کیا، مگر اتنی دیر گزر گئی جس میں تین بار سبحٰن اللہ کہہ لیتا، تو بھی مذہب مختار پر جاتی رہی۔(۳) اگر نمازی نے بالقصد ایک عضو کی چہارم بلا ضرورت کھولی، تو فوراً نماز جاتی رہی، اگرچہ معاً چھپالے، یہاں ادائے رکن یا اس قدر دیر کی کچھ شرط نہیں۔(۴) اگر تکبیر تحریمہ اسی حالت میں کہی کہ ایک عضو کی چہارم کھلی ہے، تو نماز سرے سے منعقد ہی نہ ہو گی، اگرچہ تین تسبیحوں کی دیر تک مکشوف نہ رہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج6، ص30، رضا فاونڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

07 ربیع الاول 1440ھ / 16 نومبر 2018ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے